Vol. 7 No.1 2024

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

شاہ عبداللطیف بھٹائی: توحید اور جذبہ عشق رسولؐ

(Shah Abdul Latif Bhittai: Monotheism and Passion of Ishaq-e-Rasool)

❖ ڈاکٹر حاکم علی برڑو

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پاکستانی زبانیں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

❖ ڈاکٹر محمد ممتاز خان

چیئرمین، شعبہ سرائیکی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

Abstract: *Shah Abdul Latif is the renowned mystic poet of Sindh. His poetry preaches religious thoughts with humanistic approach. He is the great humanist who always struggled for human prosperity without any racial differences. He glorifies humanity through the messages of love, peace, brotherhood and unity of any cast, creed and colour of human. This article depicts the distinctive belief about glorifying humanity through his mystic approach.*

سندھ کے سداحیات شاعر، مفکر اور صوفی بزرگ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کی شخصیت اور ان کے کلام کی اہمیت وافادیت سے کسی کو انکار نہیں۔ شاہؒ نہ صرف سندھ بلکہ مشرق و مغرب کے مشہور مفکر گزرے ہیں۔ آپ کو اگر سندھ کا رومی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جس طرح مولانا رومی کے کلام میں انسانیت کے لیے ہدایت ور ہنمائی کا پیغام موجود ہے، بالکل اسی طرح آپ کے کلام میں بھی انسانیت کی فلاح و کامیابی کا راز پنہاں ہے۔ شاہ لطیفؒ کے کلام میں فصاحت وبلاغت، نزاکت ولطافت، حسن وجمال، خوبی و کمال نمایاں ہے۔ آپ کی ذات گرامی ایک طرف کامل ولی اور عارف باللہ کی حیثیت میں فیض و برکات کا سرچشمہ تھی تو دوسری طرف آپ کا کلام اپنے انداز اثر وتاثیر سوز و گداز کے خزینے کی حیثیت رکھتا ہے۔

تصوف اور سلوک کی منازل میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کا شمار عطا محی الدین ابن عربی اور شاہ ولی اللہ جیسے کامل ترین اولیاء اور بزرگوں میں ہوتا ہے۔ شاہ لطیفؒ اپنی زندگی میں مختلف ادوار سے گذرے، آپ نے مغلیہ سلطنت کے زوال، کلہوڑا خاندان کی حکمرانی، نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کا بغور مشاہدہ کیا اور محروم طبقات کی پسماندگی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی بدحالی کو دیکھتے ہوئے اپنے کلام کے ذریعے مخلوق اور خالق سے ٹوتے ہوئے رشتے کو جوڑ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے روشناس کرانے اور رسول مآب ﷺ کے نقش قدم پر چلنے، انسانیت کے ادر روحانیت کو بیدار کرکے اخلاق و کردار کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہو گئے۔ آپ کی پاکیزہ شخصیت نے انسان کی اصلاح کے لیے روحانی راستوں کے ذریعے معرفت و حقیقت کی منزل متعین کی۔ آپ کا کلام روحانیت واخلاقیات کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ ان کا ہر شعر روغ کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اور دل کی پنہائیوں میں اتر جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام ہر خاص وعام میں یکساں مقبول ہے۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کی شاعری روحانیت اور انسانیت کے حسین امتزاج کا مظہر ہے۔ آپ کے کلام میں توحید باری تعالیٰ اور عشقِ رسالت مآب ﷺ نمایاں طور نظر آتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اپنے کلام کا آغاز بھی ربِ ذوالجلال کی حمد و ثناء اور اَسماءُ الحسنیٰ سے اس طرح فرمایا ہے:

تیری ہی ذات اول و آخر، تو ہی قائم ہے اور تو ہی قدیم
تجھ سے وابستہ ہر تمنا، تیرا ہی آسرا ہے رب کریم
کم ہے جتنی کریں تو صف، تو ہی اعلیٰ ہے اور تو ہی علیم
والی شش جہات واحد ذات، رازقِ کائنات ربِ رَحیم (1)

شاہ بھٹائیؒ کے اس ابتدائی حمد یہ کلام کی مثال اس طرح ہے جس طرح کلام الاہی قرآنِ مجید کے آغاز میں سورت فاتحہ ہے، کیونکہ سورت فاتحہ میں بھی اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی گئی ہے۔ شاہ لطیفؒ نہ صرف عقیدہ توحید کے علمبردار تھے بلکہ ان کے نزدیک وحدت میں ہی کمالِ آدمیت اور اوجِ ایمان کا راز پنہاں ہے:

مقام کشتگانِ تیغ وحدت، کمالِ آدمیت اوج ایماں
"لطف" اس راستے پر جو چلے ہیں، وہی ہیں صاحب ایمان و عرفان (2)

بھٹائیؒ شرک کے سخت مخالف ہیں وہ انسانیت کو دوئی یعنی شرک سے دور رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں:

وحدہ لا شریک شرط وفا، رہ ہموار منزل توحید
جس کسی نے دُوئی کو اپنایا، اپنی منزل سے ہو گیا وہ بعید (3)

ایک اور مقام پر شاہؒ انسان کو دلنشین انداز میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جس طرح صدا اور بازگشت میں کوئی فرق نہیں ہے، بالکل اسی طرح خالق کائنات کی ذات بھی وحدہ لاشریک ہے۔ اس لئے انسان کو شرک سے دور رہنا چاہیئے:

یہ صد اور بازگشت صدا، اصل دونوں کی ایک جیسی ہے
اپنی آواز کی دُوئی پہ نہ جا، کہ سماعت فریب دیتی ہے (4)

شاہ لطیفؒ رب کریم کے وحدہ لاشریک ہونے اور اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے "اس کا اعلان اس طرح فرماتے ہیں:

ابتدا ہے نہ انتہا کوئی، کیا لگائے ترا پتا کوئی
بے شریک و عدیل و بے ہمتا، تجھ سا پایا نہ دوسرا کوئی (5)

بھٹائیؒ کے نزدیک مشرکانہ نظر جلوہ الستی کا نظارہ نہیں کر سکتی، کیونکہ اس کے حُسن و جمال سے ہر سُو اس کی وحدانیت برس رہی ہے۔ جس کا اعلان آپ اس طرح فرما رہے ہیں:

خواہش وصل جان ہستی ہے، نہ خودی ہے نہ خود پرستی ہے
روئے جاناں سے مثل پرتو گل، عالم رنگ و بُو میں مستی ہے
صد صَنم خانہ خیال اب تک، سجدہ گاہ فریب ہستی ہے
پھر بھی حُسن و جمال سے ہرسُو، اس کی وحدانیت بَرستی ہے
نظر مشرکانہ کیا جانے، زندگی جلوہ الستی ہے (6)

حضرت شاہ لطیفؒ اسرار وحدت کے رازداروں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی طریقت اور معرفت کی منازل کو طے کرنے کو اس طرح بیان فرما رہے ہیں:

قتیل ذکر الااللہ ہیں وہ، ہوئے جو واقف اسرار وحدت
حقیقت آشنا ہے روح ان کی، بذات خود ہیں وہ خضر طریقت
سکوت معرفت اُن کے لبوں پر، نگاہوں میں مسافت ہی مسافت
ہمیشہ بے نیاز عیش و عشرت، "لطیف" ان عاشقوں پر حق کی رحمت (7)

بھٹائیؒ کے نزدیک گمراہی سے بچنا اور منزل مقصود حاصل کرنا ان کا مقصد ہے جو جلوہ معبود حقیقی پرستار ہیں:

ہیں ازل ہی سے بے نیاز الم راز داران جلوہ معبود
گمراہی دور ہی رہی ان سے، مل گئی ان کو منزل مقصود
واقف وحدت احد ہوکر، ہو گئے ایک شاہد و مشہود (8)

شاہ لطیفؒ خدائی اعلان لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہوئے اعلان فرماتے ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

پر تو حسن دوست ہے جن پر، ان کے دل روشنی سے ہیں معمور
اپنی دنیا الگ بسائی ہے، خوف و رنج و غم والم سے دور (9)

بھٹائیؒ رب ذوالجلال کی ذات کے لامحدود ہونے اور اس کی ذات کے جلال و جمال کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

غیر محدود ہے جلال اس کا، دھر آئینہ جمال اس کا
آپ رہبر ہے آپ ہی راہی، ختم خود اس پہ ہے کمال اس کا
اس کا احساس ہر جگہ ہر وقت، کہ ہم گیر ہے خیال اس کا
روح انساں میں جلوہ فرما ہے، پر تو حسن بے مثال اس کا (10)

شاہ لطیفؒ کائنات میں کثرت کے ہنگاموں کی تہہ میں بھی محبوب حقیقی کی وحدت کا مشاہدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں:

کبھی وحدت کی تنہائی میں کثرت، کبھی کثرت کے ہنگاموں میں وحدت
مگر ان سارے ہنگاموں کی تہ میں، بس اک محبوب ہے اور اس کی صورت (11)

ایک اور مقام پر بھٹائیؒ ہر جگہ اور ہر چیز میں جلوہ یار کا نظارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مظہر حسن ذات باقی ہے، اے محبت ترا ہجوم سفات
جلوہ حسن یار ہر شے میں، جلوہ حسن یار کی کیا بات (12)

جس طرح توحید کا تعارف رسالت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا بالکل اسی طرح شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے بھی "خدا کا ذکر کرے، ذکر مصطفٰی نہ کرے، ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے" کے مصداق توحید کے ذکر کے بعد آنحضور ﷺ کی ذات سے عشق و محبت کے رشتے کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں اللہ تبارک و تعالی کی وحدانیت اور شرک سے پاک ہونے کا اقرار کیا اور انہوں نے حضرت محمد ﷺ کو مانا وہ اللہ تعالی کے احکام کی تعمیل میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ کسی بھی غلط راستے پر نہیں بھٹکے:

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

جنھوں نے دل سے اس یکتا کو مانا، محمد ﷺ کو بصد اخلاص جانا
نہ ان کو کوئی گمراہی کا خطرہ، اُسے دور ہے اُن کا ٹھکانا (13)

حضرت شاہ عبداللطیفؒ کے نزدیک تکمیل ایمان کی بنیادی شرط ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قرار کے ساتھ اقرار کے ساتھ وتصدیق بالقلب کے مصداق اپنے قلب کو رسول اللہ ﷺ کی محبت سے بھی منور کرنا ہوگا:

کامل ایماں کے ساتھ جس نے بھی، دل سے مانا زبان سے مانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا، محمد ﷺ کا مرتبہ جانا
فوقیت اس کو دوسروں پر ملی، اپنی ہستی کو اس نے پہچانا
جس نے اس قادر حقیقی کو، وحدہ، لاشریک گردانا (14)

بھٹائیؒ انسان کو غیروں کو چھوڑ کر صرف ہاشمی سردار ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا مشورہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

تیرے کس کام آئیں گے پیارے، آپ ہی توڑ دے یہ نقارے
اسے غیروں کے در سے کیا سروکار، جس کا حامی ہو ہاشمی سردار، (15)

شاہ عبداللطیفؒ عشق رسولؐ میں اتنے تو سرشار ہیں کہ اپنی غفلت اور عیوب کا اظہار کرتے ہوئے رب کریم کے رحم وکرم کا سہارا تھام کر مدینہ منورہ کی زیارت کے طلبگار نظر آتے ہیں:

میں انجان رہی، غفلت میں ساری عمر گئی بیکار
تجھ کو خبر ہے سب کچھ پیارے، خادم ہوں میں اے ستار
غیب کی باتیں تجھ پر ظاہر، رحم سراپا تیری ذات
مجھ میں عیب ہزاروں لیکن تیرے کرم سے کب انکار
دل ہو شگفتہ مثل گل تر آنکھوں کی امید بر آئے
'سید' کو ہو جائے میسر کاش مدینے کا دیدار (16)

Vol. 7 No.1 2024

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

بھٹائیؒ کارخانہ دنیا کے اختتام پر حضرت اسرافیلؑ کے صور کی آواز پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے آس لگا کر نبی ﷺ کی رفاقت کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں:

سجدے میں سر کو جھکائے ہوں
اللہ سے آس لگائے ہوں
جب صور کی آواز آئے گی
سورج کی تپش جُھلسائے گی
وہ روح کہاں گھبرائے گی
جو پیارے نبی کو پائے گی
محبوب خدا کے وعدے کو
اپنا ہمراز بنائے ہوں
اللہ سے آس لگائے ہوں (17)

شاہ عبداللطیفؒ حشر کے برپا ہونے پر بھی حضور ﷺ سے موج طوفان سے پار اتارنے کی آس لگائے ہوئے ہیں۔ جس کا اعلان اس طرح فرماتے ہیں:

اپنے وابستگان دامن کو، موج و طوفان سے پار اتارے گا
عرصہ حشر میں رفیقوں کو، اب وہ خیرالبشر پکارے گا (18)

بھٹائیؒ غم دوجہاں کا سہارا اور شافع محشر بھی حضور ﷺ کو قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

ہمیں ہے اس کی رضا کا سہارا، وہی راہبر اور حامی ہمارا
میں جاؤں میں جاؤں میں جاؤں، ادھر کاش ناقے کو لائے وہ پیارا
وہ ہادی کہ ہے نام جس کا محمد ﷺ، اس کی شفاعت اسی کا سہارا
نجات اس کو ہوگی غم دو جہاں سے، وہ کردے گا جس کے لئے بھی اشارا
'لطیف' اس کا لطف و کرم جاوداں ہے، دو عالم کو جس نے بنایا سنوارا (19)

حضرت شاہ عبداللطیفؒ ثناء مصطفیٰ میں اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ آپ کو دونوں عالم آپ ﷺ کے حضور میں سجدہ ریز نظر آتے ہیں، نہ صرف اتنا بلکہ شاہؒ کو پوری دنیا آنحضور ﷺ کی شیدائی نظر آتی ہے:

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ساری دنیا ہے شیدائی، صلی اللہ تیری زیبائی
سجدے میں ہیں دونوں عالم، شوکت قسریٰ درہم و بُرہم
تیرا پر تو عرش اعظم، تو ہے نور ازل کا محرم
وہ تیری جلوہ آرائی، ساری دنیا ہے شیدائی
صلی اللہ تیری زیبائی
پاؤں کی تیری دھول بھی پیاری قسمیں کھائے ذات باری
ہر سو تیرا فیض ہے جاری، جاگ اٹھی تقدیر ہماری
بارش رحمت نے برسائی، ساری دنیا ہے شیدائی
صلی اللہ تیری زیبائی (20)

شاہ لطیفؒ، رحمت اللعٰلمین ﷺ کی بارگاہ میں رحمت کے اشارے اور آپ ﷺ کے سہارے کے حصول کے لئے اس طرح پُکار رہے ہیں:

اگر ہو تیری رحمت کا اشارا، تو قعر آب بن جائے کنارا
ترے قربان اے شاہ مدینہ، مجھے در کار ہے تیرا سہارا
اثر رکھتی ہے کچھ تو اس کی آواز، محبت سے تجھے جس نے پُکارا
نہ خالی جائے اس بیکس کی فریاد، تجھے اپنا کہے جو غم کا مارا
تیرے قدموں کی مٹی کیمیا ہے، نہیں تیرے سوا کوئی ہمارا
مجھے عصیاں پہ ہے بیحد ندامت، بھلا دینا نہ تو مُجھ کو خُدارا (21)

شاہ لطیفؒ کے کلام میں مدحت مصطفےٰ ﷺ کے اور بھی کئی ابیات موجود ہیں لیکن ہم آپ ﷺ کے تمام انبیاء پیشوا اور ہادی برحق ہونے کے اس لطیفی اعلان پر اس عنوان کو ختم کرتے ہیں:

کوئی ویسا نہیں ہوا اب تک، سارے نبیوں کا پیشوا ہے وہ
لقب اس کا ہے ہادی بَرحق، سر بسر رحمت خدا ہے وہ (22)

Vol. 7 No.1 2024

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

حوالہ جات

1. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 103،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
2. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 104،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
3. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 105،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
4. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 105،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
5. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر آسا۔ صفحہ 181،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
6. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر آسا۔ صفحہ 181،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
7. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 104،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
8. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 103،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
9. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 104،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
10. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 105،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
11. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 105،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
12. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 106،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
13. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 103،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
14. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر کلیان۔ صفحہ 103،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
15. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر بلاول۔ صفحہ 283،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
16. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر بلاول۔ صفحہ 285،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
17. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر سارنگ۔ صفحہ 299،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
18. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر بلاول۔ صفحہ 285،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
19. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر بلاول۔ صفحہ 288،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
20. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر سارنگ۔ صفحہ 303،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
21. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر ڈہر۔ صفحہ 529،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء
22. رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ ترجمہ شیخ ایاز۔ سُر بلاول۔ صفحہ 287،سندھیکا اکیڈمی کراچی،2005ء